یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

قرآن نہ جلاؤ

مصنف

رئیس التحریر مناظر اہلسنّت، سرمایہ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی (بہاولپور)

با اہتمام محمد کاشف اشرفی عطاری

قُطبِ مدینہ پبلشرز

ٹریڈ ایونیو، حسرت موہانی روڈ، میزنائن فلور، نزد چیمبر آف کامرس، کراچی۔ موبائل فون: 0320-4027536
2432429

الریحان گرافکس فون: 4920983

For Islamic Information's on Internet www.trueteaching.com
By World Islamic Network

عرض ناشر

نحمده ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد!

فاعو ذباللہ من الشیطن الرجیم ،بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس زمین پر اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے جو اس زمین پر توحید کی دعوت دیتے رہے۔ ہر نبی پر اللہ تعالیٰ نے اپنی الہامی کتاب یا صحیفے نازل کیے۔ سب سے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس دنیا میں رونق افروز فرمایا۔ جس طرح حضور ﷺ کو آخری نبی بنایا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پر اپنی آخری کتاب قرآنِ مجید کو نازل فرما کر دیگر تمام کتابوں اور صحیفوں کو منسوخ فرمادیا۔ آج کے نام نہاد مسلمان جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ بدبخت قرآنِ مجید کے بوسیدہ اوراق کو جلانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

قبلہ مفتی صاحب نے اپنی کتاب بنام "قرآن نہ جلاؤ" میں ایسے لوگوں کے لئے نصیحت و عبرت آموز قیمتی موتی پیش کئے ہیں کہ بوسیدہ اوراق کو جلانا کیسا ہے؟ اور قرآن کے بوسیدہ اوراق کا کیا کرنا چاہئے۔

اللہ رب العزت ہمیں اس کتاب (قرآن) کو پڑھنے اور سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم عطار و اویسی

محمد کاشف اشرفی عطاری

Scanned by CamScanner

فہرست

نمبرشمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	امابعد	۱
۲۔	دیوبندیوں اور وہابیوں کے کرتوت کا نمونہ	۲
۳۔	دیوبندی فتوئ	۴
۴۔	قرآن جلانے والی روایت کی تحقیق	۶
۵۔	ملا علی قاری، شارح مشکوٰۃ اور مجدد صدی گیارھویں کا فیصلہ	۱۲
۶۔	قرآن جلانے والوں کی تجویز کی تردید	۱۰
۷۔	شیعہ کی قرآن دشمنی	۱۷
۸۔	اصلی قرآن پر عقیدہ کا حشر اور انجام	۱۸
۹۔	حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرآن جلانے کی تحقیق	۲۷
۱۰۔	معجزہ حضور سرورانبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام	۳۰
۱۱۔	جلانے والی روایت	۳۱
۱۲۔	امیر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجیہ وجیہ کی توثیق	۳۲
۱۳۔	بوسیدہ اوراق قرآن مجید اور اہلسنت	۳۴
۱۴۔	قرآن جلانا گستاخی بے ادبی ہے، اور دفنانا ادب	۳۶
۱۵۔	سواد سنی عوام	۴۰
۱۶۔	قرآن چومنا یعنی اسے بوسا دینا	۴۰
۱۷۔	قرآن کی بے ادبی	۴۲
۱۸۔	شیعہ مذہب میں قرآن کی بے ادبیوں کے نمونے	۴۲
۱۹۔	عذر گناہ وبدتر از گناہ	۴۴
۲۰۔	انگریزوں کا برا حال	۴۸
۲۱۔	ایک مشکل حل اور تجویز	۴۸

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدالمرسلین وعلی آلہ واصحابہ الطاہرین۔

اما بعد!

ہمارے دور میں یہ رسم چل نکلی ہے کہ قرآن مجید کے بوسیدہ اوراق کو بعض لوگ آگ میں پھینک دیتے ہیں بلکہ بہت سے سنگدل تو پرانے اور ضعیف قرآن مجید کو آگ لگادیتے ہیں، دراصل یہ مہم یہودیوں نے چلائی ہوئی ہے لیکن وہ خود کھلم کھلا اس کام کو سرانجام دینے سے بنابر مصلحت جھجکتے ہیں، اپنے بجائے اسلامی نام کے آدمیوں کو سامنے لاتے ہیں اسی لیے جہاں قرآن مجید یا اس کے بوسیدہ اوراق جلانے والے پکڑے گئے وہ نام کے مسلمان اور معروف جماعتوں کے حفاظ القرآن اور مساجد کے آئمہ پھر ظلم یہ کہ پکڑے جانے والوں کے سربراہ مولوی ان کی جان چھڑانے کے لیے پیش پیش ہوتے ہیں اور بوقت ضرورت جواز کے دلائل بھی پیش کردیتے ہیں۔

یاد رہے کہ اہلِ اسلام قرآن مجید کے اوراق بلکہ خود قرآن مجید بوسیدہ جلانے کے قائل نہیں یہ اصل منصوبہ تو دشمنانِ اسلام کا ہے جن میں دہریے اور یہود و نصاری وغیرہم شامل ہیں لیکن اسے عملی جامہ پہنانے والے شیعہ، وہابی، دیوبندی، غیر مقلد اور فرقہ مودودی وغیرہ ہیں ان کے فتاوی اور کتب اور ان کی عملی کاروائی ہمارے دعوی کی دلیل ہے کیونکہ قرآن مجید اور اس کے بوسیدہ اوراق جلانے والے جہاں بھی گرفتار ہوئے وہ انہی فرقوں کے افراد تھے، اس کی تفصیل اخبارات میں موجود ہے۔

مژدہ بہار :

بوسیدہ اوراق کو جلانے والوں کو پکڑنے والے اہلسنت ہیں جنہیں وہ بریلوی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

نکتہ :۔اس مسئلہ کا اصل نکتہ ادب اور بے ادبی کا ہے جو لوگ آگ جلاتے ہیں وہ اسے معمولی حیثیت دے کر اپنا منہ کالا اور عمامہ سیاہ کرتے ہیں اور قرآن جلانے سے روکنے والے ادب کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔

فقیر نے یہ رسالہ اسی لیے مرتب کیا کہ قرآن مجید کے ادب کا تقاضا یہی ہے کہ اسے دفنایا جائے یا پتھر ساتھ ملا کر دریا کی گہرائی میں سپرد کیا جائے یا اس کا ایک علیحدہ مکان تیار کر کے حفاظت سے رکھا جائے اور وہ مکان ہر طرح سے محفوظ مقدس طریقے سے نمایاں ہو۔

دیوبندیوں اور وہابیوں کے کرتوت کا نمونہ

قرآن جلادیئے اور اس پر جوتے رکھوائے :۔

جامع مسجد صدیق اکبر ربوہ (ضلع جھنگ) کے مولوی محمد اکرم نے سپاہ صحابہ کو مضبوط کرنے اور شیعہ کو الزام دینے کے لیے جنرل سیکرٹری سے قرآن کے اوراق اور سپاروں کو پانچ مرتبہ آگ لگوائی اور اوپر جوتے رکھوائے روزنامہ پاکستان ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء

رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ۲۸ جمادی الاخری ۱۳۸۸ھ میں ایک

سائل لکھتا ہے کہ

سوال :۔ ہمارے قصبہ میں اہلحدیثوں کی مسجد میں قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق اور سیپاروں کو جلادیا گیا ہے وہ اس کے جواز کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کے اوراق جلائے تھے، اس کے متعلق صحیح صورت حال بیان فرمائیں۔

فائدہ :۔

اس سوال سے یہ تو ثابت ہوا کہ غیر مقلدین (وہابی) قرآن مجید جلاتے ہیں اور اس کے جواز پر غلط سلط دلائل بھی دیتے ہیں تفصیل آتی ہے۔

انتباہ :۔

غیر مقلدین اور دیوبندیوں کے ملجاؤ ماوئی نجدی سعودی ہیں جنہوں نے حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کی ہے وہ حرمین طیبین میں قرآن مجید کی نجدیوں کی طرف سے بے حرمتی اور پائمالی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ وہ کیسے اور کتنا قرآن مجید کی بیدردی سے بے عزتی و بے حرمتی کرتے ہیں، اس کے بے وضاحت کی ضرورت نہیں۔،

لطیفہ

وہابی، دیوبندی، جہاں قرآآن جلاتے پکڑا گیا فوراًان کے مولویوں ، لیڈروں کی رگ بے غیرت حرکت میں آجاتی ہے اس کے چھڑانے میں اتنا زور لگاتے ہیں کہ گویا کسی غزوہ اسلامی کے قیدی کا مسئلہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے اس ناشائستہ حرکت (قرآن جلانے) میں دیوبندی وہابی مولوی، لیڈر قرآن جلانے کی مہم میں جلانے والوں کے برابر کے شریک ہیں۔

اور نہ صرف چھڑانے کی مہم میں بھاگا دوڑی کرتے ہیں بلکہ بڑے بڑے فتاوی شائع کرتے ہیں اور ان میں چند نام کے مولوی کے دستخط بھی کرالیتے ہیں تاکہ عوام کو یقین ہو کہ جس نے قرآن جلایا اس نے گویا کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے،

دیوبندی فتویٰ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق کو بے حرمتی سے بچانے کی نیت سے جلا کر اس کی راکھ کو جمع کر کے دفن کر دیا ہے تو ایسے شخص کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :۔

سب سے بہتر صورت تو بوسیدہ اوراق کے دفن کرنے کی ہے اس کے بعد دریا میں بہادینے کی اگر کسی نے بے حرمتی سے بچانے کی نیت کے ساتھ ایسا کیا ہے تو اسے تنبیہ کے بعد درگزر کرنا چاہیے کہ اس کی نیت حقیر و توہین کی نہیں تھی ایک مسلمان قصداً بے حرمتی کیسے کر سکتا ہے مسلمان کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے ""انما الاعمال بالنيات، ظنوا المؤمنين" جب کہ اس کام کے کرنے والا خود بھی قائل ہو کہ میری نیت بے حرمتی سے بچانا تھی، حدیث شریف میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے اوراق کو جلایا تھا وامر باسجان میں القرآن فی کل صحیفہ او مصحف ان یحرق ترجمہ اور حکم دیا حضرت عثمان نے کہ اس قرآن کے (جو قریش کی زبان کے موافق لکھا گیا تھا) اس

Scanned by CamScanner

کے سوااور جو صحیفے ہیں سب جلا دیئے جائیں۔ (مشکوۃ شریف جلد ۱ ص ۱۹۳)
بخاری شریف جلد دوم ص ۷۴۶ بحوالہ فتاوی رحیمیہ جلد اول ۸۳

مفتی کی جہالت دیکھو کہ دعوی کرتا ہے اوراق قرآن جلانے کا حوالہ دیتا ہے ماسوی القرآن کا اور ظالم نے حدیث کا بھی نام لے دیا۔

(نوٹ) یہ تمام مہروں والے مفتی نہیں ہیں ہاں داڑھی والے ضرور ہیں تو ہر داڑھی والا مفتی نہیں ہوتا۔

تبصرہ اویسی غفرلہ :۔

فتوی میں کس طرح راز داری یا یوں کہو کہ چالاکی سے قرآن جلانے کی اجازت بخشی گئی ہے کہ بے شک وہ قرآن جلائے لیکن جب پکڑا جائے تو وہ کہہ دے کہ میری نیت قرآن مجید کو جلانے سے اس کی تعظیم تھی (سبحان اللہ)

یہ تو یوں ہوا کہ کسی کو جوتے مار کر کہا جائے کہ جناب اس سے میری نیت آپ کی تعظیم تھی۔

نوٹ :۔اس غلط فتوی سے یہ تو یقین ہو گیا کہ قرآن جلانے والے بھی وہی اور فتوی دینے والے بھی وہی، اور فتوی بھی غلط اس لیے کہ سوال ہے قرآن جلانے کا لیکن جواب کی عبارات میں ہے ماسوی القرآن ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

فائدہ :۔ یہ غلط تہمت بر عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نہ صرف شیعہ لگاتے ہیں اس جرم میں وہابی، دیوبندی بھی ان کے شریک ہیں۔

قرآن جلانے والی روایت کی تحقیق

ان تینوں پارٹیوں کا دعویٰ ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے قرآن جلائے تھے یہ ان کا دعویٰ غلط ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ماسوی القرآن جلایا تھا اور اس سے مراد نوٹ بک وغیرہ تھی تحقیق آگے ہے۔

قرآن کا فرمان :

قرآن مجید نے معزز و معظم اشیاء کی تعظیم و تکریم کا درس دیا ہے ماں باپ اور انبیاء اولیاء یونہی اور معظم شخصیات کے بے ادب کو سخت وعیدیں سنائی ہیں، اور تمام مخلوق سے انسان کو اعزاز و اکرام سے نوازا ہے، اور ظاہر ہے کہ قرآن کا اعزاز و اکرام انسان سے کروڑوں درجہ برتر ہے، عام انسان کے لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو عزت دی۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بنی آدم النح (پارہ ۱۵ ع ۷) اور قرآن حکیم کے متعلق فرمایا بے شک یہ عزت والا قرآن ہے۔ اِنَّه لقرآن كريم الن خ پ ۲۷ ع ۱۶) انسان حین حیات بھی معظم و مکرم ہے اور مرنے کے بعد بھی یعظم المیت کما یعظمه الحی میت (مومن) کی تعظیم و تکریم کی جائے جیسے زندہ کی تعظیم کی جاتی ہے، مسلم مومن کو بتعظیم و تکریم دفن کیا جاتا ہے، بخلاف اہلِ ہنود وغیرہ کے کہ وہ اسے آگ میں جلا دیتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

عباراتِ فقہ :

فقہائے کرام نے قرآن کریم کی تعظیم کا یہاں تک حکم دیا ہے کہ اسے کتابوں میں سب سے اوپر رکھا جائے، بلکہ جس صندوق میں قرآن کریم ہو اس پر کپڑا وغیرہ بھی نہ رکھا جائے قرآن کریم کے نیچے تفاسیر، اس کے نیچے احادیث و مواعظ و دعوات ماثورہ فقہ سے اور اس کے نیچے فقہ، اس کے نیچے علم کلام وغیرہ کی کتابیں اللہ کا کلام سب سے بالا ہو۔

۱۔ (عالمگیری وغیرہ) قرآن کریم جب پڑھنے کے قابل نہ رہے، تو اسے بتعظیم و تکریم دفن کیا جائے، جیسا کہ علامہ امام ابن عابدین متوفی ۱۲۵۲ھ نے ردالمختار جلد ۱ ص ۱۶۴ مطبوعہ مصر میں لکھا ہے، المصحف اذا صار بحال لا يقرء فيه يدفن كالمسلم فانه مكرم.

(۳) غایۃ الاوطار جلد ۱ ص ۸۹ مطبوعہ نولکشور لکھنو میں ہے کہ مصحف (قرآن کریم) کی بوجہ بوسیدگی یہ حالت ہوگئی ہے کہ اس میں پڑھا نہیں جاتا تو اس کو مسلم کی طرح دفن کیا جائے، کیونکہ وہ مکرم و محترم ہے۔

(۴) علامہ ابراہیم حلبی متوفی ۹۶۶ھ شرح منیۃ المصلی مطبوعہ مطبع محمدی لاہور کے ص ۴۶۶ میں فرماتے ہیں،

اذا صار المصحف نكيث لا يمكن ان يقرء فيه يجعل في خرقة طاهرة ويدفن في ارض طاهرة

یعنی قرآن کریم جب قابلِ تلاوت نہ رہے تو اسے پاک کپڑے میں لپیٹ کر پاک زمین میں دفن کیا جائے۔

(۵) پانچسو علمائے امت کا مرتب فرمودہ مجموعہ فتاوے عالمگیری میں جلد ۴ص ۱۲۳ کتاب الکراہیتہ میں اور بھی مفصل اورواضح بیان ہے،

المصحف اذاصار خلقا لایقرء منه ویخاف ان یضیع یجعل فی خرقة طاهرة وید فن ودفنه اولی من وضعه موضعایخاف ان یقع علیه النجاسة ونحوذالک ویلحد له لانه لو شق و دفن یحتاج الیه اهالة التراب علیه وفی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل فوقه سقف بحیث لایصل التراب علیه فهو حسن ایضا کذافی الغرایب المصاحف اذا صار خلقاو تعذرت القراء ة منه لا یحرق بالنار اشار الشیبانی الی هذا فی السیر الکبیروبه فاخذ کذا فی الذخیره،

(۶) مولانا امجد علی صاحب اعظمی غفراللہ لہ بہار شریعت حصہ شانزدہم مطبوعہ رفاہ عامہ پریس آگرہ کے ص ۱۱۸ میں تحریر فرماتے ہیں،

قرآن مجید پرانابوسیدہ ہوگیااس قابل نہ رہاکہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق منتشر ہوکر ضائع ہوں گے توکسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کردیاجائے اور دفن کرنے میں اس کے لیے لحد بنائی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے یااس پر تختہ لگاکر چھت بناکر مٹی ڈالیں کہ اس پر مٹی نہ پڑے۔

خیر القرون :۔

ہمارے اکابر وہ علماء فقہاء جو خیر القرون کے آخری دور میں تھے وہ بھی یہی فرماتے ہیں، اس لیے سیر کبیر میں اس کی طرف اشارہ کیا اور محمد شیبانی رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق۔ ہم احناف اسی کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح غرائب اور ذخیرہ میں ہے۔

انتباہ :۔ قرآن کریم کے اوراق جلد قرآن میں بھی استعمال نہ کیے جائیں کیونکہ یہ تعظیم کے خلاف ہے (تنبیہ وغیرہ)

فائدہ :

قرآن کریم اصل میں لغت قریش میں نازل ہوا، جب عرب کے قبائل ملے، ہوازن، اہلِ یمن، ثقیف، ہذیل، بنی تمیم، پر اپنی مادری زبان کے علاوہ یہ لغت شاق گزری تو سرور عالم ﷺ کے التماس پر اجازت ہو گئی کہ ہر ایک قبیلہ اپنی لغت میں پڑھے یہ سلسلہ خلافت صدیقی و فاروقی میں جاری رہا، مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں اہلِ عراق و شام میں ایسا اختلاف رونما ہوا کہ ہر قبیلہ کہتا تھا کہ میری لغت (قراءت) صحیح ہے یہی صحیح ہے، اور ایک دوسرے سے جنگ و جدال بلکہ تکفیر تک نوبت پہنچ گئی، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فساد مٹانے کے لیے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ قرآن کریم (صحیفے) منگایا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں بمشورہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین متفرق کاغذوں، پتھروں کی تختیوں، بکری و دنبوں کے پوستوں،

شانوں، پسلیوں وغیرہ سے جمع کرایا گیا تھا جو خلیفہ اول کے بعد حضرت عمر فاروق کے پاس ان کے انتقال کے بعد حضرت حفصہ ام المومنین بنت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا آپ نے زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر سعید بن عاص عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام حفاظ رضی اللہ عنہم کو نقلیں کرانے کا حکم دیا وہ نقلیں مکہ مکرمہ شام، یمن، بحرین بصرہ، کوفہ میں بھیجی گئیں ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جمع فرمودہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس سے یہ نقلیں ہوئی تھیں حضرت حفصہ کو واپس دیئے ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرا دینے کا بیان محض جھوٹ ہے،، مبارک صحیفے خلافتِ عثمان پر خلافت مرتضوی پر، خلافت امام حسن پر، خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک بعینہا محفوظ تھے۔

قرآن و عثمان :

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بمشورہ سیدنا علی و دیگر اعیان (بارہ ہزار) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا کہ اب ہر قوم کو اس کے لب و لہجہ کی اجازت میں مصلحت نہ رہی بلکہ فتنہ ہے، تمام امت خاص لغت قریش جس پر قرآن عظیم نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغات سے باز رکھنا چاہیے چنانچہ آپ نے وہ متفرق کاغذات وغیرہ لے کر ان کو دھو کر پھاڑ کر رفع اختلاف کے لیے آگ کی نذر کر دیئے تاکہ ان کی موجودگی میں پھر فتنہ و فساد رونما نہ ہو، چنانچہ بسند صحیح ثابت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا اگر یہ کام (تلف کرنا)، حضرت عثمان نہ کرتے تو میں خود کرتا۔

روایت تحریق:

قال عثمان للرهط القرشيّن الثلث اذا اختلفتم انتم وزيدبن ثابت فی شئی من القرآن فاكتبه بلسان قريش فانما نزل بلسانهم فضول حتى اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الى حنصة وارسل الى كل افق بمصحف مما نسخواوا مربما سوا ه من القرآن في كل صحيفة او مصحف ان يحرق (الحديث) رواه البخاری مشكوة باب فضائل القرآن (ترجمہ اوپر گزرا)

تحقیق برائے تحقق:

مذکورہ حدیث ہی مخالفین کی قوی اور آخری دلیل سمجھی جاتی ہے لیکن محققین غور فرمائیں تو مخالفین کے استدلال پر تعجب کریں گے بلکہ علمی خیانت کا مذاق اڑائیں گے۔ اس حدیث شریف میں دو باتیں قابل غور ہیں۔

(۱) تحریق یعنی جلانے کا اصل مسئلہ ماسوی القرآن ہے، نہ کہ خود قرآن۔

(۲) ان یحرق کے لفظ میں روایات کے مختلف الفاظ ہیں ملاحظہ ہو'

۱۔ احراق سے یحرق جیسے مشہور ہے۔ (۲) یخرق ای ینتقض ویقطع الذکرہ الطیبی پھاڑے جائیں ان کے جلانے کی تصریح نہیں ممکن ہے انہیں دھویا گیا ہو جس کی تصریح آتی ہے امام قسطلانی نے فرمایا فی روایۃ الاکثر ان یخرق، اکثر روایات میں خرق سے ہے یعنی پھاڑنا ٹکڑے ٹکڑے کرنا جیسا

کہ ابھی فقیر نے عرض کیا ہے جب اکثر روایات میں خرق ہے تو پھر اقل روایت پر عمل کیوں، اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ مخالفین نفس کے بندے ہیں کہ جو شے من پسند ہو اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ روایت جیسی بھی ہو۔

تبصرہ اویسی غفرلہ :۔

سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن جلانے کی افواہ تو شیعوں اور وہابیوں دیوبندیوں نے ایسی پھیلائی ہے کہ عوام اسے سچ مچ سمجھنے لگ گئے ہیں اور بعض کم مطالعہ مولوی بھی اثباتی پہلو اختیار کر لیتے ہیں حالانکہ فقیر نے تحقیق سے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن جلانے کا سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان ہے، جس کی سزا بہتان تراشوں کو ملے گی اور خوب ملے گی۔

ہاں ماسوی القرآن، کو ہم مانتے ہیں لیکن وہ بھی جلانے والی روایت حتمی نہیں ظنی ہے، اس روایت میں بھی احتمالات ہیں جیسے فقیر نے اوپر عرض کر دیا ہے تو بقاعدہ مناظرہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال جو دلیل میں احتمال آجائے تو استدلال کے قابل نہیں ہوتی جب مخالفین کی دلیل ہی بے کار ہے تو پھر اس کا ڈھنڈورہ پیٹنا کیسا؟

ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ اور مجدد صدی گیارھویں کا فیصلہ :

فقیر حضرت العلامہ المحقق المجدد ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

Scanned by CamScanner

متن پیش کرتا ہے امید طالبانِ حق کے لیے مشعل راہ بنے گا۔ آپ لکھتے ہیں کہ۔

اختلف العلماء فی ورق المصحف البابی اذالم یبق فیه نفع ان الاولی هو الف اولا حراق فتیل الثانی لانه یدفع سائر صورلامتهان بخلاف الغسل فانه تدرس غسالة وقیل الغسل وتصب الغسالة فی محل طاہر (مرقات ص ۶۲۱ جلد ۲)

علماء کا اختلاف ہے کہ قرآن کے بوسیدہ اوراق کہ جن سے اب کوئی نفع نہ ہوا نہیں کیا جائے ان کا دھونا اولی ہے یا جلانا بعض نے جلانے کی ترجیح دی ہے کہ اس طرح آئندہ اوراق کی اہانت سے مکمل بچاؤ ہے بخلاف دھونے کے اس کا دھون پاؤں تلے روندا جائے گا بعض علماء کرام نے فرمایا کہ پرانے اوراق کو دھو کر کسی پاک جگہ پر دھوون گرایا جائے۔

جلانے والوں کی تجویز کی تردید :۔

حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ جلانے کی تجویز غلط ہے لان الحرق فیہ نوع اہانت جلانا خود قرآن کی بہت بڑی اہانت ہے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلانے کی روایت کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں قال ابن حجر و فعل عثمان یرجح الاحراق وحرقه بقصدصیانة بالكلية لاامتهان فيه بوجه ما ابن حجر نے فرمایا کہ اگرچہ جلانے کا فعل رائج ہے حضرت عثمان کے فعل سے لیکن ان کا جلانا

اہانت کی نیت پر نہ تھابلکہ وہ ہر طرح کی اہانت (فتنہ وفساد) سے محفوظ کرنے کے ارادہ پر تھااور یہ بھی اسوقت ہے کہ انہوں نے قرآن جلایا ہو تو حالانکہ انہوں نے توماسوی القرآن جلایا تھا چنانچہ فرماتے ہیں کہ۔

لان ضيعته كان بما ثبت انه ليس من القرآن اومما اختلط به اختلاطالايقبل الانفكاك وانما اختارلاحراق لا نه يزيل الشك فى كونه ترك بعض القرآن اذلوكان قرانا لم يجوز مسلم انه يحرقه ويدل عليه انه لم يؤمر بحفظه ماده من الوقوع فى النجاسة بناء على عدم اعتبار االاستحاته كما قال به الشافعيته حضرت عثمان کا جلانا قرآن کو نہ تھا۔ (یہی ثابت شدہ بات ہے) یاوہ اجزاء تھے جن میں قرآن کی آیات تھیں، لیکن ان کاان سے علیحدہ کرنا ناممکن تھا۔ (یعنی نوٹ بک وغیرہ میں آیات) وہ بھی اسی لیے اختیار فرمایا کہ مکمل طور پر شک زائل ہو جائے کہ قرآن کے بعض اجزاء بوجہ مجبوری ہے ورنہ قرآن کا جلانا (توبہ توبہ) یہ تو کوئی مسلمان روا نہیں رکھتا (شیعہ وہابی، دیوبندی، خود کو مسلمان کہلوا کر قرآن جلاتے ہیں بتائیں وہ اپنے دعویٰ میں کس طرح سچے ہیں) اویسی غفرلہ :اس کی دلیل یہ ہے کہ بعض اجزاء کو جلایا گیا وہ قرآن نہ تھابلکہ نوٹ بک تھے کہ آپ نے انہیں جلا کر ان کی راکھ کو محفوظ کرنے کا حکم نہیں فرمایا تھا کہ وہ کہیں نجاست میں نہ پڑے۔

بر بنائے علوم اعتبار استحالہ کے جیساکہ شوافع نہیں۔

ملاعلی قاری کی طرح سے بہترین تجویزاور سُنّی مزاج کے مطابق :

حضرت سلطان العلماء علامہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ آخر میں ایک بہترین تجویز بتاتے ہیں

" والکلام الآن فیما ھوالثابت قطعاً فمع وجودالفرق وحصول ظاھر الاہانۃ یتعین الغسل بل ینبعی ان یشرب ماء ہ فانہ دواء من کل داء وشفاء لما فی الصدور (مرقات ص ۶۳۱ جلد ۲) مطبوعہ بمبئی.

ترجمہ :۔ خلاصہ کلام یہ کہ قطعی طور ثابت ہوتا ہے کہ جلانے اور دھونے کے درمیان فرق واضح ہے تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ دھونا ہی اولیٰ بلکہ لائق یہ ہے کہ وہ دھوون پیا جائے اس لیے کہ وہ ہر بیماری کی دوااور ظاہری باطنی بیماریوں کے لیے شفاء ہے۔

فائدہ :۔ حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ الباری کی یہ تجویز نہایت ہی محبوب اور اہلسنت کے مزاج کے عین مطابق ہے اس سے ثابت ہوا کہ بریلوی مسلک کا مزاج اسلاف صالحین کے عین مطابق ہے۔ (الحمد اللہ علی ذلک)

تجویزاویسی قادری بہ فیض الملاّ علی القاری رحمتہ اللہ الباریؒ :

حضرت ملاّ علی قاری کا دور صرف قلمی تھا اسی لیے ان کے دور کے مطابق تو بات بنتی ہے کہ قرآن مجید بھی کم تعداد تھے اور پھر ان سے سیاہی اتارنا بھی آسان تھی لیکن ہمارا دور مشینی ہے اور قرآن مجید کی بہتات ہے کہ انہیں سنبھالا بھی نہیں جاسکتا، اور مشینی طباعت کی سیاہی کاغذوں سے اتارنا نہ

صرف مشکل بالکل نا ممکن ہے اسی لیے کہ سیاہی کاغذ کی جان بن گئی ہے تو اس کا طریقہ یہی ہے کہ شادی بیاہ اور خیراتوں میں دیگوں کا پانی قرآنی پانی میں سے عمل میں لایا جائے اس کا طریقہ یہ ہو کہ قرآن مجید کے اوراق کی سیاہی دیگ کے گرم پانی سے علیحدہ کرلی جائے جب اوراق سیاہی سے صاف ہو جائیں تو انہیں اسی جگہ دفنایا جائے جہاں بے ادبی کا شائبہ نہ ہو۔

اس طرح سے بقول ملا علی قاری رحمتہ اللہ الباری بیماریوں سے شفا بھی ہوگی اور دوا بھی۔

لیکن اتنا جان کی بازی کون لڑائے، ہاں ادب و عقیدت کے بندے جان کی پرواہ نہیں کرتے۔

نوٹ :۔ فقیر کی تجویز پر جو بھی سب سے پہلے عمل کرے گا پھر اس کا دیکھا دیکھی عمل کریں گے ان کا ثواب اسے تا قیامت نصیب ہوگا۔ جیسے حدیث شریف میں ہے من سن سنة حسنه (الحدیث، مشکوٰۃ)

انتباہ :۔ مشینی دور میں سائنس کی ترقی سے یہ امر بھی او جھل نہیں رہا ہوگا کہ کاغذوں سے سیاہی اتارنے کا آلہ یا دوائی ہو تو بڑی بات نہیں، اس کے متعلق معلومات کر کے فقیر کی تجویز کے مطابق اس کی تشہیر کریں اس کا بھی اجرِ عظیم نصیب ہوگا۔

مسئلہ :۔ سیاہی سے اترے ہوئے اوراق کا بھی ادب ضروری ہے انہیں اور خود قرآن کو مقدس جگہ دفنانے کی تجویز آتی ہے یہاں ایک حوالہ سپرد قلم ہے۔

تفسیر صاوی علے الجلالین میں ہے۔

Scanned by CamScanner

یدفنہافی مکان طاہر بعید عن ممر الاقدام، قرآن کے اوراق ایسی پاک جگہ میں دفنائے جائیں جو قدموں کی پامالی سے بہت دور ہوں۔

شیعہ کی قرآن دشمنی :۔

شیعہ کو موجودہ قرآن سے مذہبی طور پر دشمنی لازمی ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اصلی قرآن امام مہدی کے پاس ہے جب وہ دنیا میں آئیں گے اصلی قرآن ساتھ لائیں گے، یہ موجودہ قرآن اصحاب ثلاثہ کا تیار کردہ ہے اسی لیے شیعہ لوگ کو موجودہ قرآن سے اس قدر دشمنی ہے جس قدر اصحابہ ثلاثہ سے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر تفصیل تو فقیر نے رسالہ "شیعہ قرآن کو نہیں مانتے" میں ہے اور کچھ بحثیں، چشمۂ نور افزا" میں بھی آگئی ہیں یہاں بقدر ضرورت عرض ہے تاکہ یقین ہو سکے کہ قرآن جلانا ان کا مذہبی مشغلہ ہے۔

مذہب شیعہ کا مطالعہ رکھنے والے جانتے ہیں کہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام سوائے تین چار یا چھ سات کے سب کے سب معاذ اللہ منافق و مرتد تھے، انہی منافقین میں سے ایک سے حضور سرور عالم ﷺ نے اپنی دو لڑکیاں یکے بعد دیگرے بیاہ دی تھیں ایسے منافقین حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ :۔

جن لوگوں کا صحابہ ثلاثہ و دیگر حضرات سے یہ عقیدہ ہو وہ ان کے

جمع کردہ قرآن کا کیا حشر کریں گے، قرآن جلانے کی تحریک میں حصہ لینا تو ان کا مذہبی فریضہ ہے، ہاں جلانے کے بعد انکار وہ خطرۂ جان ہے۔

اصلی قرآن پر عقیدہ کا حشر اور انجام :

شیعہ کا عقیدہ ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کامل اور اصلی قرآن جمع کیا تھا مگر وہ صرف ایک دفعہ دکھا کر پھر ایسا چھپایا کہ تا حال کسی غریب (شیعہ) کو اس کی زیارت تک نصیب نہیں، ہمارا سوال ہے کہ حضرت علی نے اصلی قرآن کیوں چھپایا شیعہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ انہیں اصحابِ ثلثہ کا ڈر تھا افسوس ہے کہ ہم سنی تو انہیں شیر خدا مانتے ہیں لیکن شیعہ انہیں بزدل کہہ رہے ہیں یاد رہے کہ شیعہ ایسے دلیر اور شیر کو بار بار شیر دل ثابت کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ فاروق نے ان کی بیٹی ام کلثوم سے زبردستی نکاح کر لیا، اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات شریف کے بعد حضرت مولیٰ علی مرتضے نے خلافت کی طلب میں حضرت فاطمہ الزہرا دختر محترمہ حضور رسول اکرم ﷺ گدھے پر سوار کر کے مہاجرین و انصاری سے مدد مانگنے کے لیے در بدر پھرایا، مزید بریں آنکہ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے حضرت علی اور باقی ایماندار تقیہ کرتے تھے یعنی مذہب حق کو چھپاتے رہے، ان امور میں سے بعض اس کتاب میں پہلے مذکور ہو چکے ہیں اور باقی انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے حصہ میں آئیں گے اب ہم مجتہد لاہوری سے دریافت کرتے ہیں، کہ جب قرآن ایسے ہاتھوں میں سے ہو کر آئے تو اس کی نسبت شیعہ کا کیسا عقیدہ ہونا چاہیے کیا حسب عقیدہ شیعہ آنحضرت ﷺ کی

صحبت اور قران کریم کا اثر یہی ہوا، کہ کل چھ سات آدمی ایمان لائے، اور وہ بھی تقیہ کے عامل، پھر یہ کیونکر درست ہو سکتا ہے کہ قرآن نے عربوں کو راست باز انسانوں کی جماعت بنا کر دنیا کی اصلاح کے لیے کھڑا کر دیا۔ ان اہم سوالات کے جوابات فقیر نے آئینہ مذہبِ شیعہ میں لکھ دیئے ہیں۔

قرآن جلانے کے دلائل :

صدی گزشتہ میں شیعہ مذہب کا مجتہد لاہوری حائری قرآن جلانے کے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

صاحبان! سب سے پہلے جس بزرگ وار نے اپنے عمل سے دنیا کے سامنے اپنی نگاہ میں عزت اور عظمتِ قرآن قائم ہونے کا ثبوت دیا وہ حضرت عثمان تھے جس نے تعظیم و توقیر قرآن کا طریقہ اس کو آگ میں جلا دینا مقرر کیا اور ایسی جامع العلوم کتابِ الٰہی کو بنا بر اعتراف اہلِ سنت کے ہر قسم کی تحریف سے محرف کر دیا، جس سے قیامت تک قرآن ان کا رہینِ منت اور ممنون کرم رہے گا۔ تحریف کے مسئلہ کو تو آپ اسی جلسہ میں تفصیل کے ساتھ سن لیں گے، مگر خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان کا قرآنوں کو جلانا کم از کم ان معتبرہ کتب اہلِ سنت میں بقیدِ صفحہ ضرور ملاحظہ کرلیں۔

صحیح بخاری مطبوعہ بمبئی جلد نمبر ۶ فضائل القرآن ص ۲۵ تاریخ اعثم کوفی، ترجمہ فارسی مطبوعہ بمبئی

روضتہ الاحباب مطبوعہ تیغ بہادر جلد ۲ ص ۲۲۹

مشکوۃ مطبوعہ محمدی دہلی ص ۱۵۰

تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی ص ۸۴
صواعق محرقہ مطبوعہ بہیہ مصر ص ۱۰۱
تاریخ خمیس مطبوعہ مصر جلد دوم ص ۳۰۴
تحفہ نذریہ مطبوعہ رفاہ عام لاہور ص ۵۵
سکسسرز آف محمد، واشنگٹن اردنگ ص ۱۸ وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام حوالوں میں حضرت عثمان کا قرآن کو پھاڑنا اور جلانا دونوں قسم کی قرآنی تعظیم اور تکریم تفصیل سے مرقوم ہے، اور رسالہ موعظہ حسنہ میں ان حوالوں کی مکمل عبارتیں مع التراجم اور بعض ضروری نوٹوں کے درج ہیں، ملاحظہ فرما کر آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ آیا قرآن مجید کو پھاڑنا اور جلادینا ایمان کا اقتضار ہوسکتا ہے یا کیا۔

جن کو تاریخ پر عبور حاصل ہے وہ انکار نہیں کرسکتے کہ، ولید بن یزید بن عبدالملک خلیفۃ المسلمین نے حضرت عثمان کے احراق و تحریف قرآن کو ناکافی سمجھ کر کتاب اللہ کی یہ عزت افزائی کی کہ اس پر اس قدر تیر برسائے کہ قرآن پارہ پارہ ہوگیا، تاریخ الخلفاء مطبوعہ سرکاری لاہور ص ۲۵۳ میں امام سیوطی نے بھی مناقب ولید بن یزید بن عبدالملک ذکر فرماتے ہوئے یہ لکھ دیا ہے کہ کہ ورشق المصحف بالسہا م کہ ولید نے قرآن مجید پر تیر مارے وفسق ولم یخف الاثام اور اس نے فسق کیا اور گناہوں سے نہیں ڈرا۔

عام طور پر تواریخ میں سنیوں کے اس خلیفہ ولید بن یزید کے حالات میں ان کا کتاب اللہ (قرآن) پر تیر مارنے کا ذکر تفصیل سے مرقوم

ہے، کیونکہ جناب فرمائیے اب قرآن پر کس کا ایمان ہے، رافضیوں کا یا خارجیوں کا، تیروں سے قرآن کو غربال کر دینے کے بعد بھی اگر ایمان ویسے کا ویسا ہی رہا تو سبحان اللہ ایسے ایمان کا کیا کہنا ایسا ایمان آپ ہی کو مبارک ہو۔ خلیفۃ المسلمین کے بعد اب فقیہ المسلمین کا ایمان بھی قرآن پر ملاحظہ کر لیں کہ قرآن مجید کی تعظیم و تکریم کہاں تک انہوں نے ملحوظ رکھی ہے (موعظہ حائری) تحریف قرآن ص ۲۰)

اس کے بعد کئی صفحات دوسری بکواسات سے پر کیے ہیں، فقیر نے ان کے بھی جوابات دوسری تصانیف میں لکھ دیئے ہیں۔

مقدمہ جوابات :۔

نہ صرف شیعہ بلکہ ہر بد مذہب کی عادت ہے کہ حوالوں کا انبار لگا دیں گے لیکن اصل عبارات نہیں لکھیں گے یا عبارت کا وہ حصہ لکھیں گے جس سے وہ اپنا غلط مطلب نکال سکیں، ورنہ دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ اصل عبارت مکمل لکھی جائے تاکہ سیاق و سباق سے مسئلہ اصلی صورت میں واضح ہو۔

تمہید الجواب :۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں قرآن کو صحائف پر ایک جگہ جمع کر دیا گیا تھا تاکہ حاملانِ قرآن کی وفات سے اس میں سے کوئی شے ضائع نہ ہو جائے اور وہ مجموع مشتمل بر احرف سبعہ تھا۔ حضرت

ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوا بعض دوسروں سے کہنے لگے کہ ہمارا حرف (لغت) تمہارے حرف سے بہتر ہے چونکہ اس سے اہلِ اسلام میں اختلاف عظیم پڑنے کا اندیشہ باہمی تکفیر کا خطرہ تھا اس لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بمشورہ صحابہ کرام جن میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بھی شامل تھے پہلے تیار شدہ مجموعہ کو صرف لُغتِ قریش باقی رکھ کر لکھوایا، جب اس طرح کئی مصاحف لکھے جا چکے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنا بر حدیثِ بخاری حکم دیا کہ ان کے سوا جو صحیفہ یا مصحف ہوں جلا دیا جائے۔

فائدہ:۔ جلانے کی اصل عبارت پھر اس کی حکمت اور اس کے جوابات فقیر بعد کو عرض کرے گا پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ امام بخاری متوفی ۲۵۶ھ کی صحیح سے پہلے کی ایک معتبر کتاب میں اس احراق کو بے بنیاد بتایا گیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ فقہ کا ایک مسئلہ ہے کہ جب مسلمانوں کو غنیمت میں کوئی مصحف ہاتھ لگے اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس میں کیا لکھا ہے تورات یا انجیل یا زبور تو اس کی بیع بعد تقسیم مابین الغانمین جائز نہیں اور نہ اس کا جلانا جائز ہے چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۸۹ھ فرماتے ہیں)

ولا ینبغی له ان یحرق بالنار ذلک ایضاً لانه من الجائزان یکون فیه شئی من ذکرا للّٰه تعالیٰ اوما هومن کلام اللّٰه تعالیٰ ففی احراقه بالنار من الاستخفاف مالا یخفی ، والذی یروی عن عثمان رضی اللّٰه تعالیٰ عنه انه فعل ذلک بالمصاحف المختلفة

حین ارادجمع الناس علی مصحف واحدلا یکاد یصح فالذی ظھر منہ من تعظیم الحرمۃ لکتاب اللہ تعالیٰ والمداومۃ علی تلاوتہ آناء اللیل والنھار دلیل علی انہ لا اصل لذلک الحدیث (شرح سیر کبیر لشمس الائمۃ السرخسی المتوفی ۴۸۳ھ مطبوعہ دائرۃ معارف النظامیہ حیدر آباد دکن ۱۳۳۵ھ جز ثانی ص ۲۷۷)

ترجمہ: اور امیر لشکر کو یہ بھی نہ چاہیے کہ اس مصحف کو آگ سے جلادے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں کوئی شے ذکرِ الٰہی یا کلام اللہ کی قسم سے ہو، پس اسے آگ کے ساتھ جلانے میں بے حرمتی ہے جو پوشیدہ نہیں، اور وہ جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت مروی ہے کہ انہوں نے کیا بلکہ لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کرنا چاہا، تو مصاحف مختلفہ کو جلادیا، سو یہ قریب نہیں کہ صحیح ہو، کیونکہ ان سے جو کتاب اللہ کی حرمت کی تعظیم اور رات دن اس کی تلاوت کی مداومت ظہور میں آئی ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حدیث بے بنیاد ہے، انتہٰی اگر ہم احراق مذکور کو صحیح تسلیم کرلیں تو اس صورت میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی اعتراض نہیں آتا کیونکہ جن مصاحف کو جلانے یا غسل کے بعد جلانے سے تلف کردیا گیا ان میں محرارت شاذہ بھی تھیں اور کچھ الفاظ بطور تفسیر بھی درج تھے جو صحابہ کرام نے حضور رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنے ہوئے تھے علاوہ ازیں ان میں بعض منسوخ التلاوۃ آیتیں بھی تھیں ایسے مصاحف سے اہلِ اسلام میں فتنہ عظیم کا احتمال قوی تھا۔ جس کا سدباب کماحقہ، اسی طریق سے

ہو سکتا تھا جو حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختیار کیا اور اس وقت یہی درست و مناسب تھا حتی کہ جناب مولیٰ مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ احراق مصاحف کے معاملہ میں حضرت عثمان کے حق میں بجز نیکی کچھ نہ کہو، (تفسیر اتقان ص ۱۷۲ جلد ۲) میں ہے اذا احتیج الی تعطیل بعض اوراق المصحف لبلاء ونحوه فلا یجوز وضعها فی شق اوغیره لا ندقد یسقط ویوطاولا یجوز تمز یقها لمافیه من تقطیع الحروف وتفرقة الکلم وفی ذلك ازراء بالمکتوب کذاقاله الحلیمی قال وله غسلها بالماء وان احرقها بالنار فلا باس احرق عثمان مصاحف کان فیها ایات وقرات منسوخة ولم ینکر علیه وذکر غیره ان الا حراق اولٰی من الغسل لان الغسالة قد تقع علی الارض وجزم القاضی حسین فی تعلیقه بامتناع الا حراق لا نه خلاف الا حترام والنووی بالکراهة وفی بعض کتب الحنفیة ان المصحف اذا بلی لا یحرق بل یحفرله فی الارض ویدفن فیه وقفة لتعرضه للوط ء بالاقدام۔

ترجمہ :۔ جب بوسیدگی وغیرہ کے سبب مصحف کے بعض اوراق کے تلف کرنے کی ضرورت پڑے تو ان کا کسی شگاف وغیرہ میں رکھ دینا جائز نہیں، کیونکہ بعض دفعہ وہ گر پڑتے ہیں، اور پامال ہوتے ہیں اور نہ ان کا پھاڑ دینا جائز ہے کیونکہ اس میں تقطیع حروف اور تفرقہ کلمات ہے اور اس میں مکتوب کی بے حرمتی ہے۔ حلیمی نے ایسا ہی کہا ہے اور فرمایا کہ ان کا پانی سے دھو دینا بھی جائز ہے، اور اگر ان کو آگ میں جلادے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ حضرت

Scanned by CamScanner

عرب پہنچا تو اس کے بیٹے کو عربوں نے قتل کر دیا اس غصہ سے اس نے عربوں کو بہت ستایا لیکن اسے مدینہ پاک پہنچ کر حضور سرورِ عالم ﷺ کے فضائل و کمالات کا علم ہوا تو نہ صرف آپ ﷺ کی غلامی کا اعلان کیا بلکہ چار سو علماء (جن کی اولاد انصار ہیں) کو مدینہ پاک میں مکانات بنوا دیئے اور وظائف مقرر کیے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا مکان اس نے حضور ﷺ کے لیے بنوا کر عریضہ لکھا کہ میں آپ کا نادیدہ عاشق اور آپ پر ایمان لایا ہوں، (تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب "محبوبِ مدینہ") اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا "لا تبعوا تبعا" اس ارشاد کے بعد مسلمان تو تبع کی مذمت کی بجائے مدحت کرتے اور یہودی و کفار و مشرکین بدستور بغض کرتے رہے یہی حال محبان علی کا ہے کہ وہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادِ گرامی کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرآن جلانے پر انہیں حکمت پر محمول کرتے ہیں اور جو انہیں حسبِ دستور گالی بکتے ہیں اور بغض و عداوت سے ان کی مذمت کرتے ہیں وہ یہودیوں کی چال چل رہے ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرآن جلانے کی تحقیق

جیسا کہ فقیر پہلے عرض کر چکا ہے کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں قرأتوں میں اختلاف ہوا تو آپ نے صرف قرأۃِ قریش پر قرآن لکھوایا اور اسی کی نقول مختلف بلاد میں بھجوائیں باقی مختلف قرأتوں والے تمام صحیفے جن جن حضرات کے پاس تھے وہ ایک جگہ کئے اس کے بعد مختلف قسم کی روایات آئی ہیں۔(۱) جلادیا۔ (۲) دھلوا کر خالی اوراق جلوائے

(۳) جن صحیفوں کو جلوایا یا دھلوا کر تلف کرایا وہ قرات شاذہ یا نوٹ بک جو صحابہ کرام نزول آیت و سورۃ کے وقت اپنی یادداشتیں قلمبند کرتے تھے یا وہ آیات منسوخ التلاوۃ بھی تھیں اور یہ اس وقت کے لحاظ سے ضروری تھا کہ اگر مذکورہ بالا امور باقی رہتے تو آج کے فتنوں کے دور میں بہت بڑے پیمانہ پر شر اور فسادات کا موجب بنتے، یہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بڑا کارنامہ ہے کہ آج قرآن مجید کی زیر، زبر، نقطوں تک محفوظ ہے کہ کسی کو معمولی طور بھی تغیر و تبدل کی جرأت نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی اسے برداشت کر سکتا ہے یہ کام ان کے زمانہ کے لحاظ سے نہ صرف جائز بلکہ ضروری تھا، اور آج کے دور میں جلانا فتنہ و فساد کا موجب ہے اور بقاعدہ شرعیہ "تبدل الاحکام تبدل الازمان" زمانوں کی تبدیلی سے احکام تبدیل ہوا کرتے ہیں حضور سرور عالم ﷺ نے اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا لیکن جب محمد بن عبدالوہاب نے اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا تو جوتے کھائے، یہ قاعدہ اتنا مسلّم ہے کہ کسی منکر کو انکار کی گنجائش نہیں۔

نظیر المسئلہ :

روح البیان پ "۱" تحت آیۃ وماکفر سلیمان (الآیۃ) میں ہے کہ حضرت سُدّی فرماتے ہیں کہ شیاطین آسمان کی طرف چڑھ جاتے تھے تو ملائکہ کی وہ باتیں سن لیتے تھے جو زمین پر موت وغیرہ سے متعلق واقعات ہونے والے ہوتے پھر جادوگروں کے پاس آکر سنی ہوئی ایک ایک بات کے ساتھ ستر جھوٹ ملا لیتے اور خبر دیتے، ان باتوں کو لوگ لکھ لیتے، بنی

Scanned by CamScanner

اسرائیل میں مشہور ہوگیا کہ جِنّات غیب جانتے ہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں کے ذریعہ وہ کتابیں جمع فرمائیں اور ایک صندوق میں بند کر کے کرسی کے نیچے دفن کر دیں، اور فرمایا "میں آئندہ کسی سے یہ نہ سننے پاؤں کہ جِنّات غیب جانتے ہیں، جو یہ کہے گا اس کی گردن مار دوں گا، پھر جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال ہوگیا اور دیگر متعدد علماء بھی خدا کو پیارے ہوگئے جو سلیمان علیہ السلام کے فرمان اور کتابوں کے دفن کے مقام کو جانتے تھے، صرف نااہل لوگ باقی رہ گئے تو شیطان بصورت انسان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا میں تمہیں ایسے خزانے کی نشان دہی نہ کروں جو تم ہمیشہ کھاتے رہو تب بھی ختم نہ ہو؟ انہوں نے کہا، ضرور ہمیں اور کیا چاہیے۔ اس نے کہا، کرسی کے نیچے سے کھودو، وہ خود بھی ساتھ تھا انہیں وہ جگہ دکھا دی اور خود دور کھڑا رہا انہوں نے کہا "آپ بھی ہمارے قریب آجایئے" اس نے کہا "نہیں، میں یہیں ٹھہرتا ہوں اور تم گڑھا کھودو اگر وہ خزانہ نہ ملے تو بے شک میرا سر تن سے جدا کر دینا، اس کے خود قریب نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ اگر کوئی شیطان اس کرسی کے قریب ہوتا تو جل جاتا۔ چنانچہ اس کے حکم کے مطابق گڑھا کھودا گیا اور اس میں سے وہ کتابیں نکالیں گئیں شیطان نے کہا کہ سلیمان علیہ السلام جن وانسان وشیطان اور پرندوں کو ان کتابوں کے ذریعے قابو کر لیتے تھے، بعد ازاں یہ بات کہہ کر شیطان اڑ گیا اور لوگوں میں مشہور ہوگیا کہ سلیمان علیہ السلام جادوگر تھے۔

بنی اسرائیل نے یہ کتابیں لے لیں، یہی وجہ ہے کہ یہود میں اکثر جادو پایا جاتا ہے جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت

سلیمان علیہ السلام کی برات فرمائی۔

اِتبعو ماتتلواالشیٰطین علی ملک سلیمن ج وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ علیہ السلام سحر کے علم سے کافر نہیں تھے یعنی وہ ساحر نہیں تھے، ساحر کافر ہوتا ہے جادو کو تاکیداً کفر کرنے کی وجہ یہی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نہایت پاکیزہ انسان تھے انہیں کفر سے کیاواسطہ یہ سب کذب بیانی یہود کی ہے۔ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرو الیکن شیاطین جادو کے استعمال اور اس کی تعلیم و تدوین کی وجہ سے کافر ہوئے یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحرَ انہوں نے کفر کیا اس لحاظ سے کہ وہ لوگوں کو اغواء و ضلالت کے لیے سکھاتے تھے،

معجزہ حضور سرورِ انبیاء علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام:

اس دلیل سے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دانشمندی کا ثبوت ملا وہاں حضور اکرم ﷺ کی عظمت و معجزہ کا بھی ظہور ہوا کہ اللہ کو اپنے حبیبِ اکرم ﷺ کی عزت مطلوب ہے کہ کہیں آپ پر بھی ایسا الزام نہ لگ جائے اسی لیے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کام کرایا جو رہتی دنیا تک قرآن مجید میں کسی قسم کی کمی و بیشی یا غلط انتساب نہ ہو سکے، جیسے سلیمان علیہ السلام نے جادو دشمنی کے باوجود ان کے وصال کے بعد قوم نے انہیں جادوگر مشہور کردیا، جس کی اللہ تعالیٰ نے تردید فرمائی۔ الزام کے بعد اظہارِ برأت اور چیز ہے سرے سے الزام کا موقعہ بھی نہ آئے وہ شے دیگر ہے اور اسی میں عظمت اور بزرگی ہے وہ ہمارے نبی پاک ﷺ کو نصیب ہوا، اور اس کا

Scanned by CamScanner

سبب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنے، اس میں تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفعتِ شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنے حبیب پاک ﷺ کے اعزاز و اکرام کے تحفظ کے لیے ایک کام لے لیا، لیکن افسوس کہ شیعہ بغضِ عثمان میں شان کی رفعت کے امر کو عیب و نقصان ظاہر کر کے اپنا انجام برباد کیا۔

چیلنج :

ہر شیعہ و وہابی دیوبندی و دیگر فرقے قرآن جلانے کی نسبت حضرت عثمان کی طرف اتنا وثوق سے بیان کرتے ہیں کہ گویا یقیناً انہوں نے قرآن جلائے (معاذ اللہ) ہمارا چیلنج ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن جلانے کی نص دکھائیں اور دکھائیں گے بھی کہاں سے جب کہ حضرت عثمان قرآن کی صحیح ترتیب سے تو ابھی فارغ ہوئے اور ان کی چند نقلیں تیار ہوئیں جنہیں ممالکِ اسلامیہ میں بھیجدیں اور ایک اپنے پاس محفوظ رکھی، اس کے بعد کون سا فالتو نسخہ تھا جسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلایا، اگر کسی کے پاس کوئی روایت ہے تو لائیے فان لم تفعلو اولن تفعلو فاتقوالنار التی وقودہاالناس والحجارہ۔

جلانے والی روایت :۔

اوّلاً جلانے والی روایت کو محدثین مخدوش قرار دیتے رہے ہیں اور جو جلانے کی تصریح کر رہے ہیں تو وہ بھی کہتے ہیں کہ ماسوی القرآن تھا یعنی

قرأت شاذہ اور یادداشتیں اور تفسیری نوٹ وغیرہ وغیرہ لیکن صحیح یہی ہے کہ انہیں پہلے دھلوایا جب حروف صاف ہو کر پانی کے مٹکوں میں آگئے تو جن پر وہی تفسیری نوٹ وغیرہ مکتوب جلادیا اور یہ قرآن جلانا نہیں بلکہ ماسوی القرآن کو جلانا ہے جیسا کہ فقیر نے مکمل اصل روایت مع ترجمہ لکھ دیا ہے اگرچہ اسلافِ صالحین اس روایت سے بھی پس و پیش کرتے ہوئے دھونے والی روایت کو ترجیح دے رہے ہیں لیکن افسوس ہے دیوبندیوں وہابیوں پر کہ علمی خیانت سے بے خوف ہو کر بھی ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن جلائے تھے اسی لیے آج کے فتنہ وفساد کے دور میں بھی جلائے جائیں تو جائز ہے (انا اللہ وانا الیہ راجعون)

امیر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجیہہ وجیہ کی توثیق :-

فقیر نے سابقاً یہی عرض کیا ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ماسوی القرآن وغیرہ جلانا فتنہ کے انسداد سے تھا اس کی تائید حضرت ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ کی ایک روایت میں سے ہوتی ہے کہ۔

قال اسخاوی فلمافرغ عثمان من ام المصاحف حرق ماسواہا ورد تلک الصحف الاولی الی حفصة فکانت عندہا فلما ولی مروان المدینة طلبہا لیحرقہا فلم تجبه حفصه الی ذلک ولم تبعثه بہا الیه فلماماتت حضر مروان جنازتہا وطلب الصحف من اخیہا عبداللّٰہ بن عمر وعزم علیه فی امرہا فسیر ہا عندانصر افه فخر قہا خشیته ان تظہر فیعود الناس علے الا

ختلاف (مرقات شرح مشکوۃ مطبوعہ بمبئی ص ۶۲۱ جلد ۲)
امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصاحف کے کام سے فارغ ہوئے تو ماسوائے قرآن کے تمام نوٹ بک یادداشتیں جلادیں اور وہ پہلے صحیفے (قرآن کی مختلف قرأتوں والا قرآن) سیدہ حفصہ کو واپس کردیا یہی قرآن جمع کردہ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھا جب مروان مدینہ طیبہ کا گورنر مقرر ہوا تو اس نے سیدنا حفصہ سے مذکورہ صحیفے طلب کئے تاکہ انہیں جلادے لیکن بی بی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مذکورہ صحیفے طلب کیے تاکہ انہیں جلادیں لیکن بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا نے دینے سے انکار فرمایا جب بی بی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا اور مروان ان کی نمازِ جنازہ پر حاضر ہوا تو ان کے برادرِ مکرم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی صحیفے طلب کیے اس وقت تو آپ نے اسے ٹال دیا جب وہ چلا گیا تو آپنے اسے خود جلادیا صرف فتنے کے خوف سے کہ لوگ پھر اس صحیفے (جس میں مختلف قرأت درج ہیں) سے اختلاف میں مبتلا نہ ہوجائیں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ :

اس روایت میں صاف اور واضح ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن نہیں بلکہ نوٹ بک، یادداشتیں اور مختلف مضامین جلائے جسے ہر روایت میں ماسوی القرآن کی تصریح موجود ہے ورنہ اس وقت قرآن دو تھے۔ (۱) مُرتبہ شیخین، رضی اللہ تعالیٰ عنہما بقرأت مختلفہ وہ صحیح سالم آپ نے سیدہ حفصہ کو واپس کردیا۔ (۲) سیدنا عثمان کا اپنا مُرتب کردہ جو صرف لغتِ

قریش پر مشتمل تھا جس کی نقول آپ نے مختلف بلاد کو بھجوائیں، مخالفین سے طلب امر یہ ہے کہ ماسوی القرآن کی تصریح کے باوجود بار بار امیر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ راشد پر بہتان تراشی کا کوئی گناہ بھی ملحوظِ خاطر ہے یا سیدھا جہنم جانے کا پروگرام ہے۔

حرق والی روایت بھی مخدوش کے علاوہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطمعِ نظر فتنہ کا انسداد تھا جیسا کہ سیدنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدشہ کا اظہار فرمایا اور عملی طور پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر عثمان کی تائید فرمادی۔ اس کے باوجود پھر بھی کوئی نہیں مانتا تو ہم آیت "انما یفتری الکذب الذین لایومنون" کی نذر کر کے اسے اس کے حال پر چھوڑتے ہیں۔

بوسیدہ اوراق قرآن مجید اور اہلسنت :

ہم اہلسنت والجماعت کہتے ہیں کہ وہابیوں کا قرآن کے اوراق و سیپاروں کو جلانا صحیح ہے نہ قرآن پاک کے شایانِ شان ہے یہ لوگ اپنی کج طبعی و پست ذہنیت کے باعث ہمیشہ وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں جس میں عظمت کا پہلو نہ پایا جائے اور خواہ مخواہ انتشار و نزاع واقع ہو، چنانچہ تجربہ شاہد ہے اور چند حوالہ جات فقیر پہلے عرض کر چکا ہے کہ یہ عوام میں ایسے امور کا ارتکاب کریں گے جس سے لڑائی جھگڑا اور انتشار و فساد پھیلے اور عقیدۃً و عملاً ایسے افعال کی پابندی کرتے ہیں جو عظمت و احترام والے کی عزت اور تکریم میں کمی ہو۔ قرآن مجید کو جلانے سے ان کا ایک مقصد یہ بھی ہے ورنہ اسلاف

Scanned by CamScanner

صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام اور بہت ہی زیادہ واجب الاحترام ہے، اس لیے اوراقِ قرآن کے بوسیدہ و ناقابل تلاوت ہوجانے کے باوجود انہیں بے ادبی سے بچانے کے لیے جہاں تک ہوسکے حفاظت کا اہتمام کیا جائے۔

تفسیر صاوی میں ہے یدفنها فی مکان طاهر بعید عن ممر الاقدام یعنی بصورتِ مسئولہ ایسی جگہ دفن کیا جائے جو پاک ہو، اور قدموں کی پامالی سے محفوظ ہو۔''

پانچ سو اکابر علماء اُمت کے مُرتب فرمودہ مجموعہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ ''قرآن مجید پرانا بوسیدہ ہوگیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق منتشر ہوکر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کردیا جائے، اور دفن کرنے میں اس کے لیے لحد بنائی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے، یا اس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹی ڈالیں کہ اس پر مٹی نہ پڑے۔ مصحف شریف بوسیدہ ہوجائے تو اس کو جلایا نہ جائے، (حوالہ جات کی تفصیل گزر چکی ہے)

منشورِ اہلسنت :

یہ عمل اہلسنت کو آج بھی اور کل بھی ادب کی بدولت نصیب ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے منشائے کریمہ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ادب کو اپنایا ان کے بعد تا حال ہم سنیوں نے اسے حرز جان اور نشانِ ایمان بنایا (الحمد اللہ علی ذلک) تفصیل ادب کے لیے فقیر کی تصنیف

"باادب بانصیب" ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن جلانا گستاخی بے ادبی ہے اور دفنانا ادب :

ہم اہلسنت قرآن جلانے والے کی جان کے دشمن ہیں ہاں دفنانے وغیرہ کو ادب بتاتے ہیں یہی ہمیں اسلام نے سکھایا، دیکھیے ہندو مُردوں کو جلاتے ہیں اس عمل سے مسلمان کا بچہ بچہ ہندوؤں پر لعنت بھیجتا ہے کہ مُردہ کو جلا کر اسے بے عزت کر ڈالا، لیکن اسلام نے ادب کی ایسی محبوب ادا سکھائی جس پر اہلِ مذہب رشک کشاں ہے، اسلام کہتا ہے کہ مرنے کے بعد مردے کے کردار و کرتوت مت دیکھو بلکہ اس کی من حیث ابن آدم عزت و عظمت کے پیشِ نظر نہلاؤ دھلاؤ خوشبو لگاؤ بہترین کپڑے پہنا کر آگے رکھ کر ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاؤ اور نماز خدا کی پڑھو عزت و عظمت بندے کی بڑھاؤ پھر اسے باادب ہو کر دفناؤ لیکن اس کی قبر کا نشان بناؤ تاکہ تاقیامت اس کی عزت و عظمت میں کمی نہ آئے۔ یہ تمام امور متفق علیہا ہیں، اب فقیر اویسی غفرلہ کو کہنے دو کہ اگر ایک مجرم و خطاکار کی اتنا عظمت من حیث الآدمتہ ہے تو کلامِ الٰہی کی عزت و عظمت کروڑوں بلکہ بے شمار درجات بلند و بالا ہے پھر تم ایسے بے شرم ہو کلامِ الٰہی کی عظمت کو پامال کر رہے ہو (تمہیں شرم نہیں آتی) غور فرمایئے اہلسنت کا طریقہ عزت و عظمتِ قرآن ان کے ایمان کی تازگی کی دلیل ہے یا نہیں۔

Scanned by CamScanner

آداب القرآن :

اہلسنت نہ صرف تحریق القرآن کو بے ادبی اور گستاخی سمجھتے ہیں بلکہ ان کے ہاں بے شمار امور قرآن مجید کے متعلق آداب کا درس دیتے ہیں اور وہ ان کے مذہبی معاملات میں داخل ہیں، اگرچہ وہابی دیوبندی اپنی گندی عادت پر انہیں بدعات کہتے ہیں بے شک وہ کہتے رہیں لیکن ان کے ہاں بھی قاعدہ اسلامیہ کی بناء پر بدعات حسنہ ہیں ۔

فہرست الآداب :

اہلسنت کے نزدیک آداب القران کے بے شمار طریقے ہیں چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

ا۔ قرآن پاک کو جیبی سائز یا اس سے بھی کم سائز چھاپنا مکروہ ہے بلکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ایک شخص کے ہاں جیبی سائز کا قرآن دیکھا تو اسے کوڑے لگائے اور فرمایا وعظموا کتاب اللہ تعالیٰ کتاب اللہ کی عزت و عظمت کا خیال رکھو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، موٹے حروف سے لکھے ہوئے قرآن مجید سے بہت خوش ہوتے۔

مذکورہ بیان سے ثابت ہوا کہ جیبی سائز کا قرآن مجید یا اس سے چھوٹے سائز کی حمائل شریف وغیرہ گناہ اور سخت گناہ ہے لیکن دورِ حاضرہ میں قرآن مجید کلاں تختی سے گھبراتے ہیں اور حمائل شریف کا جتنا چھوٹا سائز ہو گا اسے ترجیح دی جاتی ہے کیا کبھی اس بدعت کے خلاف بھی دیوبندیوں وہابیوں نے نعرہ حق

بلند کیا ہے کیا وہ خود اس بدعت کے ارتکاب میں ناشرین و قارئین کے ساتھ شریک تو نہیں ہیں۔

۲۔ دیواروں وغیرہ پر خواہ مسجد کی ہوں یا کہیں اور مکانوں میں، پہلے زمانہ میں قرآن مجید یا اس کی آیت لکھنا مکروہ تھا، حضرت امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا" قال اصحابنا وتکرہ کتابتہ اصحابنا علی الحیطان والجداران وعلی الستوف اشدکراہتہ (اتقان ص ۷۰ اج ۲)

فائدہ: اس کراہت کی پرواہ کیے بغیر آج نہ صرف ہمارے ہاں بلکہ جنہیں بدعت کا فتویٰ لگانا یاد رہے وہ بھی نہ صرف دیواروں پر لکھواتے ہیں بلکہ بڑے بڑے رنگین کتبے لکھوا کر نہ صرف مساجد میں بلکہ گھروں کی زینت بناتے ہیں یہ بھی عظمت قرآن کی ایک علامت ہے۔

(۳) قرآن پاک کی تعظیم کے لیے اٹھنا مستحب ہے اگرچہ یہ عمل دیوبندیوں اور غیر مقلدین کی شریعت میں معمول بہ نہیں لیکن اسے فقہا کرام نے مستحبات سے گناہ ہے چنانچہ حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں ویستحب ان یقوم للمصحف اذاقدم بہ علیہ لان القیام مستحب للفضلاء من العلماء والاخیا فالمصحف اولیٰ و قد قرأت دلائل استحباب القیام فی الجزء الذی جمعة فیہ

(التبیان والقان ص ۲ جلد ۲)

ممکن نہ بلکہ یقین ہے کہ ایسے استحباب سے دیوبندی وہابی، سے انکار کریں کیونکہ جب انہیں علماء فضلاء کے آقا و مولیٰ ﷺ کے قیام سے نہ

صرف انکار بلکہ اس کے لیے کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار "ہر بدعت گمراہی جہنم میں ہے۔

پڑھتے۔پڑھتے نہیں تھکتے لیکن چونکہ علماء ایسے قیام للقرآن کو مستحب مانتے ہیں، اسی لیے یہ استحباب اپنے مقام پر حق اور صحیح ہے لیکن ہے پھر بھی بدعت چنانچہ حضرت امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا القیام للمصحف بدعة لم تعهد فی الصدرالاول (اتقان) لیجئے صدر اول میں جس فعل کا وجود تک نہیں لیکن وہ ہمارے فقہا کے نزدیک بدعۃ حسنہ ہے بعینہٖ یہی قاعدہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہ نے بیان فرمایا تو دیوبندیوں وہابیوں نے اتنا شور مچایا کہ گویا اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ان کو جانی نقصان پہنچایا ہے، دیوبندی وہابی پارٹی کو چاہیے کہ وہ فتویٰ جو اعلیٰ حضرت پر (بدعتی ہونے کا) لگایا ہے وہی فتویٰ امام نووی وسیوطی ودیگر اسلاف پر بھی چسپاں کریں ورنہ خدا کا خوف کر کے اپنے باطل ارادوں سے تائب ہو جائیں۔

قیام للقرآن کی علّت :۔

قرآن پاک کو دیکھ کر اٹھنا یہ قیام تعظیمی ہے یہی اس کی علت ہے۔

اس کی علت امام سیوطی نے یوں بتائی ہے کہ لما فیہ من التعظیم وعدم التھاون (اتقان ص ۱۷۲ جلد ۲) اس لیے کہ اس میں تعظیم اور قرآن کے سستی وکاہلی کا مظاہرہ نہیں ہے۔

واہ سُنّی عوام :

عوام عملی لحاظ سے کتنا ہی گرے ہوئے ہوں لیکن انہیں قرآن مجید کا اعزاز دل میں بہت زیادہ ہے ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید کو جونہی باہر سے آتا دیکھتے ہیں فوراً تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جہاں بھی قرآن مجید جلانے والوں نے ناشائستہ حرکت کی تو سب سے زیادہ جان ہتھیلی پر رکھ کر ایسے کمینوں سے برسر پیکار یہی عوام ہوتے ہیں۔ يستحب تقبيل المصحف لان عكرمة بن ابوجهل رضى الله تعالى عنه۔

قرآن چومنا یعنی اسے بوسہ دینا :۔

یہ اہلسنت میں بہت مروج ہے، قرآن پاک کو چومنا مستحب ہے، اس کے استحباب پر امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے دارمی کی ایک روایت لکھی ہے وہ یہ کہ وروينا فى مسند الدارمى كان يصنع المصحف على وجه ويقول كتاب ربى كتاب ربى ۵ اور امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اس کے استحباب پر عقلی و نقلی دلائل بھی لکھے ہیں وہ یہ کہ يستحب تقبيل المصحف لان عكرمة بن ابى جهل رضى الله عنه كان يفعله وبالقياس فى تقبيل الحجر، ولا نه هدية من الله فشؤع تقبيله كما يستحب تقبيل الولدالصغير (اتقان) لیکن دیوبندی وہابی پارٹی نے اس عمل کو بدعت جیسے مذموم اور مقبوح

Scanned by CamScanner

حملہ سے معاف نہیں کیا، حقیقت یہ ہے کہ ان کا مذہب ڈانواڈول ہے بدعت بھی کہتے جائیں گے اور اسے شیر مادر کی طرح ہضم بھی کرتے جائیں گے ورنہ کہاں بدعت اور کہاں استحباب۔

(۵) قرآن مجید کو سنگارنا اور اسے رحل وغیرہ پر رکھنا مستحب تو ہے لیکن خیر القرون میں اس کا وجود ہرگز نہیں تھا اس کے باوجود ہم تو بلا انکار اس کے عامل ہیں، لیکن مشکل تو دیوبندیوں اور وہابیوں کے لیے ہے کہ انہیں یہ بدعت ایسی چمٹی ہوئی ہے جس سے جان چھڑانا ان کے بس کا روگ نہیں۔

چاندی اور سونے سے قرآن مجید کو سنگارنا بھی جائز ہے، اگرچہ اس کا وجود خیر القرون میں موجود تھا چنانچہ حضرت علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ عن الولید بن مسلم قال سألت مالکا عن تفغیض المصاحف فاخرج الینا مصحفا فقال حدثنی ابی عن جدی انہم اھبوالقرآن فی عہد عثمان وانہم فغضو المصاحف علی ھذا (اتقان ص ۲۷ ج ۲)

فائدہ: یہ جملہ امور قرآن مجید تعظیم و تکریم کے لیے ہیں اور اہلسنت میں تو مروج ہیں ہی لیکن بدعات کے مفتیوں نے بھی ان میں شرکت کر رکھی ہے ان کے علاوہ ہزاروں امور علماء و مشائخ نے قرآن مجید کی تعظیم و تکریم کے طریقہ اختیار فرمائے جنہیں مخالفین بھی اپنائے ہوئے ہیں تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "بدعات القرآن"۔

فیصلہ:۔ اہلِ اسلام فیصلہ خود فرمائیں کہ کلام الٰہی کی جب تعظیم و تکریم کو ہر شعبۂ اسلام میں ادب کی دولت نصیب ہے اور وہابی دیوبندی شیعہ قرآن جلانا

روا رکھ کر جتنا بھی چاہے گستاخی کریں آخرت میں فیصلہ ہوگا اور خوب ہوگا۔

قرآن کی بے ادبی :

وہابیوں دیوبندیوں کے متعلق کہنے لکھنے کی ضرورت نہیں ان کا بے ادب ہونا اظہر من الشمس ہے کہ جہاں بھی قرآن مجید کے جلانے کے واقعات پیش آتے ہیں یہی ٹولی پکڑی جاتی ہے اور پھر جواز کے لیے انکے علماء پیش پیش ہوتے ہیں شیعوں کا بے ادب ہونا بھی ظاہر ہے جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ یہ ٹولی قرآن کو صحیفہ عثمانی سمجھ کر جی بھر کر گستاخی بے ادبی کرتے ہیں بلکہ وہ تو آئمہ کرام سے بھی بے ادبی کے اظہار سے نہیں چوکتے صرف ایک حوالہ پر اکتفاء کر کے بحث کو آگے بڑھاتا ہوں۔

شیعہ مذہب میں قرآن کی بے ادبیوں کے نمونے :

ا۔ اصول کافی (کتاب الحجته باب الاشاره والنص علی امیر المؤمنین علیه السلام ص ۱۸۰) میں ہے عن زید بن جهم الهلالی عن ابی عبداللّٰه علیه السلام قال سمعته یقول لمانزلت ولا یة علی بن ابی طالب وکان من قول رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم سلموا علی علیّ بامرة المؤمنین فکان مما اکد اللّٰه تعالیٰ علیهما فی ذلک الیوم یازید قول رسول اللّٰه صلی اللّٰه

علیه وآله وسلم فقال لهمارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واله وسلم اللّٰه ومن رسوله فانزل اللّٰه تعالیٰ ولا تنقضواالایمان بعد توکیدها وقد جعلتم اللّٰه علیکم کفیلا ان اللّٰه یعلم ماتفعلون یعنی به قول رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله الهما وقولهما امن اللّٰه اومن رسوله ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون آئمه هی ازکی من ائمتکم قال قلت جعلت قدالست قال ای واللّٰه ائمه قلت فانا نقراء اربی قال فقال ما اربی واومی بیده فطر حها الحدیث۔

ترجمہ :۔زید بن جہم ہلالی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنا کہ فرماتے تھے کہ جب علی ابن ابی طالب کی ولایت نازل ہوئی اور منجملہ قول رسول اللہ ﷺ کے یہ تھا کہ تم علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو پس اے زید منجملہ اس کے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس روز ان دونوں (اس سے شیعہ کی مراد حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں) کو تاکید کی رسول اللہ ﷺ کا دونوں کو یہ فرمانا تھا کہ دونوں اٹھو، اور علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو دونوں نے کہا کیا یہ تاکید اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسول کی طرف پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے رسول کی طرف سے ہے بس اللہ عزوجل نے یہ آیتیں نازل کیں۔ ولا تنقضواالایمان بعد توکید ها وقد جعلتم اللّٰه علیکم کفیلاان اللّٰه یعلم ماتفعلوْن اللہ تعالیٰ کو کفیل بنانے سے مراد رسول اللہ ﷺ کا دونوں سے یہ فرمانا کہ یہ تاکید اللہ

کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے ہے) اور دونوں کا یہ کہنا کہ (کہ یہ تاکید اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسول کی طرف سے ہے) ولا تكونوا كالتى نقضت غزلها من بعد قوة انكا ثا تتخذون ايمانكم دخلا بينكم ان تكون ائمة ازكیٰ من ائمنكم زید بن جہم کا بیان ہے کہ میں نے امام صادق سے یوں عرض کی، میں آپ پر قربان ہو جاؤں کیا، (آیت قرآن میں) لفظ آئمہ ہے 'امام نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم آئمہ ہے، میں نے عرض کی ہم تو ارلی پڑھتے ہیں زید بن جہم کا بیان ہے کہ یہ سن کر امام صادق نے فرمایا کہ "ارلی کیا ہے؟ تو اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پس اس کو پھینک دیا تھا۔

تبصرہ اویسی :

امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان ہے کیا وہ ایسی بے ادبی کر سکتے ہیں اس سے بڑھ کر قرآن کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے کہ صرف اتنا کہنے کے قرآن میں آئمہ کے بجائے امتہ اور ازکیٰ کے بجائے ارلی ہے آپ نے غصہ میں آکر قرآن کو زمین پر دے مارا یہ قرآن مجید کی توہین نہیں تو اور کیا ہے۔

عذر گناہ وبدتر از گناہ :۔

اس کا جواب شیعہ فرقہ نے دیا اسے مان لیا جائے تو شیعہ مذہب کی جہالت کا کوئی ٹھکانا نہیں مثلاً

صافی شرح اصول کافی میں یوں ترجمہ کیا ہے، واشارت کرد بدست خود مانند کیسی کے دراستبعاد وست خود را بجنباند پس انداخت دست خود را یعنی امام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، مانند اس شخص کے جو کسی بات کو بعید سمجھنے کے وقت اپنا ہاتھ ہلاتا ہے، پس امام نے اپنا ہاتھ گرادیا۔

تبصرہ اویسی :۔

طرحہا کی ضمیر کو صاحبِ صافی نے ید (ہاتھ) کو قرار دیا سو یہ عربی ادب کے بالکل خلاف ہے یعنی صافی میں۔

فطرحہا کی ضمیر کا مرجع ید (ہاتھ) کو قرار دینا درست نہیں کیونکہ اس طرح کے معنے پھینک دینے اور دور کرنے کے ہیں، اور یہ ہاتھ پر صادق نہیں آتے ہاں اگر ہاتھ جسم سے کاٹ دیا جائے تو اس وقت کہہ سکتے ہیں کہ ہاتھ کو پھینک دیا، مفردات راغب اصفہانی میں ہے، الطرح القاء الشئی والعباده والطردح االمکان البعید ورایته من طرح ای بعد والطرح المطروح لتلة الا عتدادبه قال اقتلوایوسف واطرحوه ارضاً ترجمہ طرح کے معنے کسی چیز کا پھینک دینا اور دور کردینا، ہے اور طروح کے معنے مکان بعید کے ہیں رایتۃ من طرح کے معنے ہیں کہ میں نے اس کو دور سے دیکھا طرح کے معنے مطروح کے ہیں کیونکہ اس کا چنداں اعتبار نہیں کیا جاسکتا قرآن مجید میں اقتلوا یوسف اواطرحوه ارضا (یوسف کو قتل کرڈالو یا اس کو کسی زمین میں پھینک دو) انتہٰی پس

ہاتھ کے لیے لفظ طرح استعمال نہیں ہو سکتا اور عبارت اصول کافی میں کوئی اور لفظ نہیں جسے اس ضمیر کا مرجع قرار دے سکیں، بجز اس کے کہ آیت ان تکون امۃ ھی اربٰی من امتہ یعنی اس صحیفہ کو جس پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی ضمیر کا مرجع بنایا جائے۔ اور یہی درست ہے کیونکہ تفسیر صافی میں ہے وفی الکافی والمقمی عنه انه قرآن تکون آئمة هی ازکیٰ من ائمتکم فقیل انا نقراء ها هی اربٰی من امته فقال وما اربٰی واومی بیده فطرحها ترجمه : اور اصول کافی اور تفسیر قمی میں ہے کہ امام جعفر صادق نے پڑھا ان تکون ائمه هی ازکیٰ من آئمتکم پس آپ سے عرض کیا گیا کہ ہم تو اس آیت کو یوں پڑتے ہیں اھی اربٰی من امة اس پر امام نے فرمایا "اور اربٰی کیا ہے "اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ پس اس کو پھینک دیا انتہی۔ تفسیر صادی کی اس عبارت میں ہا کا مرجع دونوں جگہ آیت ہے بس اب صاف ظاہر ہو گیا کہ فطر حہا سے مراد یہ ہے کہ امام جعفر صادق نے اس صحیفہ کو جس پر آیۃ ان تکون امة هی اربٰی من امة لکھی ہوئی تھی پھینک دیا علاوہ ازیں مقام بھی اس معنے کا مقتضی ہے کیونکہ صادق ھی اربٰی کو سن کر خفا ہو گئے پس انہوں نے خفگی میں اس آیت کو جو صحیفہ پر لکھی ہوئی تھی زمین پر پھینک دیا، اگر خلافِ لغت و مقتضائے مقام ہم تسلیم بھی کر لیں کہ فطرحہا کے معنے یہی ہیں کہ امام صاحب نے اپنے ہاتھ کو گرا دیا تب بھی ہمارا مقصود ثابت ہے کیونکہ اس عبارت سے کم از کم اتنا تو ظاہر ہے کہ امام نے ھی اربٰی کو جو قرآن میں موجود ہے بنظر حقارت دیکھا اور فرمایا اربٰی کیا ہے۔

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان مصاحف کو جلادیا جن میں آیتیں اور منسوخ قرأتیں تھیں اور کسی نے آپ پر انکار نہ کیا اور حلیمی کے سوا اوروں نے کہا کہ غسل سے احراق اچھا ہے کیونکہ غسالہ زمین پر گر پڑتا ہے اور قاضی حسین نے اپنے تعلیق میں بالجزم کہا کہ احراق منع ہے کیونکہ یہ خلافِ احترام ہے اور نووی نے کہا کہ احراق مکروہ ہے اور حنفیہ کی بعض کتابوں میں ہے کہ جب مصحف بوسیدہ ہو جائے اسے جلانا نہ چاہیے بلکہ اس کے لیے زمین میں گڑھا کھودنا چاہیے اور دفن کر دینا چاہیے اور اس میں تامل ہے کیونکہ پامال ہونے کا احتمال ہے۔

فائدہ:۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فعل پر کسی صحابی نے اعتراض نہیں کیا تو معلوم ہو گیا کہ کم سے کم ان حالات میں وہی فعل جائز و درست تھا اور یہ بھی مرکوزِ خاطر رہے کہ ان مصاحف کے تلف کرنے سے اصل قرآن میں کوئی فرق نہ آیا۔ کیونکہ متواتر و مجمع علیہ اور منسوخ التلاوۃ آیات سے پاکِ قرآن موجود رہ گیا، اور رہا بھی اس لغت میں کہ جس میں پہلے نازل ہوا تھا اور امت ہمیشہ کے لیے اختلافِ ظیم سے بچ گئی اس کی وضاحت آتی ہے۔

احراق عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجوہ:

"فعل الحكيم لا يخلو عن الحكمة" دانا کا کام خالی از حکمت نہیں ہوتا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ راشد اور جانشینِ مصطفیٰ ﷺ کا کام معمولی حیثیت کا حامل نہیں ہو سکتا، وہ دین و اسلام کا بہت

زیادہ درد رکھتے تھے اور ساتھ ہی عظمتِ قرآن سے خوب واقف تھے، ان پر طعن و تشنیع کے بجائے کوئی بہتر محمل (تاویل) تلاش کرنی چاہیے ورنہ خاموشی بہتر ہے یہی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے چنانچہ امام ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتی ہیں۔

فی روایة سواد بن غفلة عن علی قال لا تتولو العثمان فی احراق المصاحف الاخیراً فتح الباری شرح صحیح بخاری مطبوعه مصر جز تاسع کتاب فضائل القرآن ص ۱۷ ترجمه اور سوید بن غفله کی روایت میں ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ احراق مصاحف کے معاملہ میں حضرت عثمان کے حق میں بجز نیکی کے کچھ نہ کہو۔

عاشقانِ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

محُبانِ علی کے لیے تو یہ حوالہ کافی ہے، بغض بھرے اور ضدی لوگوں کے ہم ذمہ وار نہیں ہاں اس کی نظیر حضور سرورِ عالم ﷺ کی طرف سے بھی ملتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

لا تسبّوا تبّعافانه مؤمن "تبع کو گالی نہ دو اس کی مذمت نہ کرو اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان لا چکا ہے۔"

پس منظر

حضرت تبع حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے ممالک فتح کرتا ہوا

Scanned by CamScanner

دیگر گستاخیاں :

ا۔فروع کافی للکلینی (کتاب الحیض ، باب الحائض والنفساء نقرء ان القرآن ص ۵۱ میں ہے علی بن ابراھیم عن ابیه عن ابن ابی عمیر عن زید الشحام عن ابی عبداللّٰه علیه السلام قال تقراء الحائض القرآن والنفساء والجنب ایضا ترجمہ :۔(بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حیض والی عورت قرآن پڑھ لے اور نفاس والی عورت اور جنب بھی پڑھ لیا کریں۔

خلاصۂ بحث

شیعہ فرقہ سرے سے قرآن کو صحیفۂ عثمانی سمجھ کر اس کے جلانے کے درپے رہتے ہیں وہابی دیوبندی اور ان کی شاخیں بھی اس کے جلانے کی روادار ہیں اور دلیل میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہانہ بنایا تو الحمد للہ فقیر نے بہانہ خوروں کا بہانہ دریابرد کر دیا لیکن عادی مجرم اپنے جرائم سے باز نہیں آتا بالخصوص جب اس کا اپنا دنیوی مفاد بھی پورا ہو دور حاضرہ میں یہودی خفیہ تحریک قرآن جلانے اور کلمہ طیبہ کی توہین ودیگر اسلامی شعار کے مٹانے پر اندرونی طور پر کام کر رہی ہے اور ان کی سازش کو جو تقویت پہنچائے اسے وہ مالی امداد بھی کرتے ہیں، قرآن جلانے والے فرقے دانستہ یا نادانستہ ان کی تحریک کا آلہ کار بن رہے ہیں لیکن یہودیوں بلکہ جملہ اعدائے اسلام کو یقین ہونا چاہیے۔ ؎

زمانہ بدلے لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

اسی لیے تم جتنا زور لگاؤ گے اس سے بڑھ کر قرآن مجید کی شان ارفع و اعلیٰ ہو گی۔

انگریزوں کا برا حال :

ہندوستان پر جب انگریزوں نے قبضہ جمایا تو سب سے پہلے انہوں نے یہی کام شروع کیا کہ ملک بھر سے تمام قرآن جمع کروا کر جلانے کا پروگرام بنایا لیکن ان کے کسی مشیر نے کہہ دیا کہ اوراق والا قرآن تو جلایا جاسکتا ہے لیکن وہ قرآن جو مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے وہ کیسے جلایا جا سکتا ہے جب کہ مسلمانوں کے اکثر جوان، بوڑھے، عورتیں بچے قرآن کے حافظ ہیں۔

غیرتِ مسلمان :

یہ بھی یاد رہے کہ جب کوئی ہو نہار قرآن مجید جلاتے پکڑا جاتا ہے تو عوام مسلمان اس کی تکہ بوٹی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہو چکے ہیں جو اکثر اخبارات کی زینت بھی بنے ہیں۔

اسی لیے قرآن جلانے والوں سے گزارش ہے کہ اس گندے کرتوت کے قریب نہ جاؤ ورنہ عوام کے ہاتھ لگ گئے تو تمہارا حال تباہ و برباد ہو گا بچ بھی گئے تو آخرت میں بھی عذابِ الٰہی سے نہ بچ سکو گے۔

ایک مشکل کا حل اور تجویز :

مشینی دور (حاضرہ) میں جب کہ قرآن مجید کے ہر جگہ انبار نظر

Scanned by CamScanner

آتے ہیں انہیں کیا کیا جائے تو اس کے لیے عرض ہے کہ ہر شہر کے محلہ میں اور ہر دیسات میں قرآن مجید کے دفنانے کا کمرہ قبہ نما بنایا جائے اور ایک طرف ایک طاقچہ (مضبوط) رکھا جائے تاکہ بوسیدہ قرآن مجید ان میں ادب کے ساتھ رکھ دیئے جائیں، یہ کام ہر مسلمان اپنے طور اپنی مدد آپ خود کریں الحمدللہ ہم بعض مسلمانوں کی آبادیوں میں حاضری دیتے ہیں تو اس طرح کے قبے نظر آتے ہیں تو بھلے لگتے ہیں جو اس طرح کی کارروائی پر ہماری تجویز قبول کرلے تو جہاں اولیاء کرام کے قبہ جات بنانے والوں کو منجانب اللہ انعامات نصیب ہوں گے وہاں اس سے بڑھ کر اس کے کلام پاک کے اعزاز میں قبہ جات بنانے والوں کو اجر و ثواب نصیب ہوگا۔

هذا آخر مارقمه قلم الفقير

القادری ابی الصالح محمد فیض احمد اویسی قادری

غفرلہ

۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ   ۱۴ جون ۱۹۹۹ء

بہاولپور پاکستان

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ

نام کتاب : قرآن نہ جلاؤ

مصنف : ملک التحریر مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب

باہتمام : محمد کاشف اشرفی عطاری

ناشر : قطبِ مدینہ پبلشرز، کھارادر، کراچی۔ فون :0320-4027536

اشاعت جدید : جولائی 2000 ، ربیع الغوث، (جولائی)

صفحات : 52

قیمت :

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور

۲۔ مکتبہ غوثیہ، فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی نمبرا، کراچی فون :4943368

۳۔ مکتبہ المدینہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی/شہید مسجد کھارادر، کراچی فون :2314045

۴۔ مکتبہ المصطفیٰ/۵۔ مکتبہ قاسمیہ رضویہ/برائٹ کارنر، سبزی منڈی، کراچی

۶۔ ضیاء الدین پبلشرز، شہید مسجد کھارادر، کراچی فون : 203918

۷۔ مکتبہ رضویہ، گاڑی کھاتہ، آرام باغ، کراچی فون :2637897

۸۔ مکتبہ البطری، چھوٹی گٹی، حیدر آباد سندھ فون :641926

۹۔ مدنی کیسٹ ہاؤس، مرکز اویس، دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

۱۰۔ سنی کتب خانہ۔ مرکز اویس، دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

۱۱۔ مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

۱۲۔ قادری کتب خانہ، ۹۰ سیٹھی پلازہ، علامہ اقبال چوک، سیالکوٹ فون :591008

۱۳۔ مکتبہ ضیائیہ، بوہر بازار راولپنڈی فون : 552781

۱۴۔ مکتبہ غوثیہ عطاریہ، ریل بازار، وزیر آباد ضلع گجرانوالہ۔

۱۵۔ مکتبہ المعراج چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

۱۶۔ مکتبہ اویسیہ، آگرہ تاج لیاری، کراچی

۱۷۔ مکتبہ قطب مدینہ، صابری مسجد، رنچھوڑ لائن، کراچی

۱۸۔ صفہ پبلشرز، سولجر بازار، گلزارِ حبیب مسجد، کراچی

Scanned by CamScanner

قُطبِ مدینہ پبلشرز

کی جانب سے

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان، مصنف اعظم اسلام، شیخ المشائخ

حضرت سرکار قبلہ الحاج پیر محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب مد ظلہ العالی

زید مجدہ کی ایمان افروز کتب کا واحد مرکز

کتاب کا نام	قیمت
کعبے کا کعبہ	20 روپے
شادی پر مبارک بادی	22 روپے
پیرِ کامل کی تلاش	26 روپے
صغیرہ و کبیرہ گناہ	14 روپے
قرآن نہ جلاؤ	24 روپے
مشکل صیغے	35 روپے
کیا انبیاء و اولیاء سے فیض اور مدد ملتی ہے؟	روپے
کیا حضرت یعقوب علیہ السلام نابینا ہو گئے تھے؟	14 روپے
کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ہاتھ پاؤں چومے؟	روپے
احسن البیان (حصہ اول)	70 روپے
احسن البیان (حصہ دوم)	85 روپے
نذر و نیاز کرنے کا ثبوت	22 روپے
موت کے بعد حیات کا ثبوت	23 روپے
مزارات پر پھول چڑھانا	26 روپے
اخلاق ساز کہانیاں	35 روپے

کتاب کا نام	قیمت
112 سوالاً جواباً	35 روپے
بے عمل پیر و جاہل مرید	22 روپے
کیا دیوبندی بریلوی ہیں؟	24 روپے
مسواک اور ٹوتھ پیسٹ	16 روپے
مزارات کو چومنا	20 روپے
ٹوپی اور نماز	24 روپے
کُن کی کنجی	24 روپے
تدبیر بھی تقدیر ہے	روپے
کیا میت کا کھانا کھانا جائز ہے؟	30 روپے
آئینہ مرزا نما	22 روپے
قبر پر قرآن خوانی	25 روپے
آئینہ آغا خانی	روپے
مسلمان کو کافر نہ کہو	23 روپے
کیا سنی مسلمان مشرک ہیں؟	22 روپے
دعوتِ اسلامی علماء اہلسنت کی نظر میں	25 روپے

کتاب کا نام	قیمت
مدنی مے [illegible] سنیوں کے [illegible]	روپے
نیوتا	22 روپے
فضائل درود و سلام	24 روپے
فضائلِ قرآن	16 روپے
باکمال نابینے	24 روپے
اوجھڑی کی کراہیت	20 روپے
ٹیلی ویژن دیکھنا کیسا؟ فتوی	20 روپے
قادیانی کافر کیوں؟	24 روپے
شرح بخاری شریف (جلد اول) (پارہ اول تا تین پارہ)	روپے
برکاتِ قدم النبی ﷺ	24 روپے
سبز عمامے کا جواز	22 روپے
کُن کی زبان	16 روپے
فجر کی نماز روشنی میں پڑھیں	روپے
111 سوالاً جواباً	روپے
چار حق باتوں کا ثبوت	روپے

قُطبِ مدینہ پبلشرز
ٹریڈ ایوینیو، حسرت موہانی روڈ، میزنائن فلور، نزد چیمبر آف کامرس، کراچی۔ موبائل فون: 0320-4027536
2432429

Scanned by CamScanner